جناب محمد عدنان زیب
ریسرچ سکالر ایم فل اردو

اُردو ادب کی ترویج میں ماہنامہ ''الحق'' کی خدمات

دنیا کے ہر خطے میں ادب کی تخلیق و ترویج کی ضمانت اس کے ادبی رسائل اور ان کے مدیران کے نظریات اور رویوں پر منحصر ہوتی ہے۔ معیاری ادبی رسالے ملک کی تہذیبی اور معاشرتی انفرادیت کے نمائندہ ہوتے ہیں۔ ابتدا میں ہر ادبی ماہنامے کو کم و بیش ایک ہی طرح کے مسائل اور مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ دوسری طرف اگر مذہبی رسائل نے دینی خدمات سرانجام دی ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ ادبی حوالے سے بھی بہت کام کیا ہے۔ ان رسائل کے مدیران نے ادبی رسالوں کی آبیاری کے لیے شبانہ روز محنت کی اور ہر قسم کی قربانی کے لیے ہر لحہ تیار رہے۔

اگر ادبی تاریخ میں اپنے آپ کو جان جوکھوں میں ڈالنے والے اور پروانہ وار قربان ہونے والے اہل جنون موجود نہ ہوتے تو آج ادب کا نام نشان تک نہ ہوتا۔ نہ کوئی اس کا نام لیوا موجود ہوتا ادبی رسائل کی پہچان تک ناممکن ہوتی مختلف بے بیش بہا ادبی رسائل سے ملک کی آراستہ لائبریریاں جو نئی نسل کو درس تپش دے رہی ہیں ناپید ہوتیں۔ قیام پاکستان کے بعد سینکڑوں رسالے ادبی افق پر طلوع ہوئے اور ان سب رسائل نے ادب کے صحت مند رجحانات پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن جو دشوار اور کٹھن کام ہے اور ادب پر اپنے اثرات ثبت کرنے کے لیے جس طویل جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے اس کے لیے بڑے صبر اور مستقل مزاجی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ماہنامہ ''الحق'' ادبی رسائل کا بھی حصہ ہے اور مذہبی رسائل میں بھی اس کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہے۔ اور خوب سے خوب تر کی تلاش کی طرف ایک مثبت قدم بھی۔ اس تجربے نے ادب پر کیا اثرات مرتب کئے ہیں اس کا فیصلہ تو آنے والا وقت کرے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اردو ادب میں مخصوص مزاج پیش کرنے میں ماہنامہ ''الحق'' کہاں تک کامیاب ہوا ہے؟ یہ بات بھی ارباب نقد و ادب کے بے لاگ تبصرے کے بعد ہی سامنے آئے گی۔

ملک کے طول و عرض اور خصوصاً خیبر پختونخوا کے معاصر مذہبی، علمی اور ادبی رسائل کی ایک خاص تعداد کے مطالعے سے یہ اندازہ ضرور ہوتا ہے کہ ماہنامہ ''الحق'' نے اپنی باقاعدہ اشاعت سے اردو ادب کے خصوصی مزاج کی ترقی و ترویج کا بھرم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آج کے سائنسی اور برق رفتار دور میں جہاں اور بہت سے فنون لطیفہ ریڈیو، ٹی وی، انٹرنیٹ اور اخبارات کے سہارے ترقی پا رہے ہیں وہاں ادب بھی انہی ذرائع ابلاغ کا شاید محتاج ہو کر رہ

گیا ہے مگر اس کے باوجود جو ادبی اور مذہبی جریدے باقاعدگی سے شائع ہو رہے ہیں ان میں ماہنامہ ''الحق'' اپنے منفرد معیار اور مزاج کے حوالے سے خصوصی اور نمایاں مقام کا حامل ہے۔ ماہنامہ ''الحق'' ایک علمی' مذہبی' تحقیقی اور ادبی جریدہ ہے جسے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ نے اکتوبر ۱۹۶۵ء میں پروان چڑھایا۔

آج کی علمی محفل میں چمنستانِ حقانیہ کی تصنیفی' تالیفی' علمی وقلمی اور اشاعتی خدمات روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ ماہنامہ ''الحق'' ایک وقیع اور انفرادی مزاج کا حامل ادبی جریدہ ہے۔ یہ انسانی کردار وعمل اور اس کے علمی' ادبی اور فکری نظریات کا حامل پرچہ ہے جس نے فکری ونظری مقالات ومضامین کے علاوہ اقبالیات' سفرنامہ' سوانح اور نظم ونثر کی کئی دوسری اصناف پر طبع آزمائی کی۔ ماہنامہ ''الحق'' نے اسلامی ادب اور اقبالیات پر لکھنے والوں کی ایک جماعت پیدا کی۔ اس نے اسلامی ادب اور اقبالیات کا دامن اپنی تحقیق کے نادر نمونوں سے بھر دیا۔ اس پرچے نے جس طرح اسلامی ادب کی شناخت کو معیار مہیا کرنے میں جس قدر کوششیں کیں وہ نظریاتی ادب کے حوالے سے اردو ادب کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ ماہنامہ ''الحق'' کی مجموعی خدمات کا مختصر ترین احاطہ کیا جائے تو اس نے جہاں نظریہ اسلام کی عمیق محبت اجاگر کی وہاں ادب کو بھی فروغ دیا۔ اس نے اسلامی ادب کی مباحث کے ذریعے وطن عزیز کی نظریاتی سرحدوں کا ڈٹ کر باوجود نامساعد حالات کے مقابلہ کیا اور ممکنہ حد تک تحفظ کیا۔ بہت بڑے شاعر' مورخ اور محقق جو گزرے ہیں' ہمارے اکابر بڑے اعلیٰ درجے کا ادبی ذوق رکھتے تھے ماہنامہ ''الحق'' نے ایمانیات کی حد تک اصناف ادب میں سے حمد ونعت کو اعلیٰ اور ارفع درجہ دیا۔ ماہنامہ ''الحق'' کی تمام اشاعتوں کا مطالعہ کرنے سے خواہ ان کا تعلق ابتدائی ادوار سے ہو یا موجودہ دور سے قاری بغیر کسی تذبذب کے یہ کہہ سکتا ہے کہ جس طرح مسلمان کی تمام زندگی میں تعلیم وتربیت اسلام کے بنیادی ماخذ قرآن اور سنت رسول یعنی حدیث پاک ہے بالکل اسی کے مصداق ماہنامہ ''الحق'' نے اپنی مذہبی اور ادبی اڑان کے دو بنیادی ماخذ بھی حمد ونعت اختیار کیے ہیں
جو ایک نظریاتی انسان کی تربیت کے لیے ضروری قرار دیئے جاسکتے ہیں۔

پاکستان جسے ایک مخصوص مقصد کے لیے حاصل کیا گیا ہے کو ایسے شہریوں کی ہمہ وقت ضرورت تھی اور شاید اب بھی ہے' جو اس کی آفاقی سوچ اور فکر کو نہ صرف خود سمجھ سکیں بلکہ تعلیم وتعلم کی بنیاد پر ہر شہری کو مثالی انسان بنانے میں ممد ومعاون ثابت ہوسکیں۔ اس احساس کو ماہنامہ ''الحق'' کے مدیر اعلیٰ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ کے دردمند دل نے پوری شدت کے ساتھ محسوس کیا اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ''الحق'' کے اجراء کو ضروری بلکہ ناگزیر تصور کیا۔ شیخ الحدیث ؒ اس مجلّے کے ذریعے وہ کام لینا چاہتے تھے کہ یہ مجلّہ تعلیمات اسلامی سے مزین اور بھرپور راہنما کردار معاشرے کو مہیا کرے۔

''الحق'' نے ابتداء ہی سے تعمیری اور نظریاتی انداز اپناتے ہوئے حمد ونعت سے مسلمانوں کے دلوں کو گرمایا۔

تازہ مسائل سے عوام اور حکومت کو باخبر رکھا۔ تازہ ترین صورتحال سے اپنے قارئین کو آگاہ رکھا۔ علمی' روحانی' سیاسی اور ادبی شخصیات کے تذکرے چھاپے۔ اسی طرح ملک کے شہریوں کی مذہبی' علمی' روحانی' سیاسی اور ادبی تربیت پروان چڑھانے اور مثبت رجحانات پیدا کرنے میں ایک بھرپور کردار ادا کیا۔

''الحق'' نے قومی اور بین الاقوامی شخصیات کی تصنیفات کا تذکرہ بھی شائع کیا۔ اس کے علاوہ ''الحق'' نے زندگی کے ہر قول و فعل کو مقصدیت کے تابع رکھنے کی بھرپور کوشش کی اور عملاً اس کے لیے قلمی جہاد بھی کیا۔ ماہنامہ ''الحق'' کا ایک اور کارنامہ اقبالیات سے عوام کو روشناس کرانا ہے۔ فروغ فکر اقبال کے سلسلے میں بھی ماہنامہ ''الحق'' کی خدمات قابل تحسین ہیں اور ''الحق'' نے اپنے فکری سفر میں اس کو فکر اقبال ہی سے سجایا ہے۔

تنقید کا لفظ عربی کا ہے اور اردو ادب میں بھی عرصہ سے مستعمل ہے اس کے معنی اپنے اندر بہت وسعت رکھتے ہیں۔ نقاد وہ فرد ہے جس سے عمل تنقید انجام پاتا ہے۔ نقاد کے فرائض و ذمہ داری میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ کسی بھی ادب پارے کے محاسن و معائب کا تجزیہ کر کے پورے خلوص اور صداقت کے ساتھ رائے قائم کریں اور رائے کا معقول' موزوں اور مناسب طور پر اظہار بھی کریں۔

ماہنامہ ''الحق'' نے اپنی اشاعتوں میں تنقید کے ہلکے پھلکے انداز کو رواج دیا ہے۔ تنقیدی مقالات بھی لکھے جا چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ''بحث و نظر اور مطالعہ و تبصرہ'' کے عنوانات کے تحت فن تنقید کا فروغ و ارتقاء رسائل و جرائد کی بساط تک جاری و ساری ہے۔ شخصیات کے حوالہ سے بہت سی تحریروں پر تجزیات کیے جاتے ہیں جو ایک حد تک مقاصد تنقید کو پورا کرنے میں مدد دیتے ہیں

ماہنامہ ''الحق'' کی تحریروں میں بہت روانی ہے' زبان و بیان سادہ اور سلیس ہے۔ تنقید کو اس خوب صورت اور عام فہم انداز میں استعمال کیا جو بالکل فطری محسوس ہوتی ہے۔ ماہنامہ ''الحق'' نے ایک طرف ہمہ جہت موضوعات کو قاری کی دسترس تک پہنچایا ہے تو دوسری طرف تنقید جیسے بنیادی نوعیت کے اعتباری و فکری موضوع پر بھی گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔

''الحق'' کی اشاعتوں میں مقالات تنقید کے علاوہ ایک اور عنوان ''تبصرہ'' کے تحت کتابوں پر تبصرہ کیا جاتا ہے۔ ''الحق'' نے اس کی اہمیت و افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی اشاعتوں میں ایک گوشہ مخصوص کر رکھا ہے جو ہر شمارہ کو پرکشش بنانے میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ ''الحق'' کی اشاعتوں میں تبصرہ کا گوشہ کافی اہمیت کا حامل ہے اس باب میں شعری کاوشوں' نثر پاروں اور تنقیدی کتب سب پر مقتدر اہل علم و فن کے تبصرے اور تعارف موجود ہیں۔ ماہنامہ ''الحق'' نے سیرت پاک پر لکھی گئی کتب کی ہر حالت میں نہ صرف پذیرائی کی بلکہ محبت اور عقیدت و احترام کا مظاہرہ کرتے ہوئے موزوں و مناسب توقیر دینے کا بھی اہتمام کیا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۵۶ پر)